تعلیق 8[1]

"ایمانی" نہ کہ محض 'سیاسی' آئین

إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ "اگر تم ہو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے"[2]

یعنی یہ محض ایک حکم نہیں ہے، گو یہ حکم بھی ہو تو نہایت عظیم بات ہو گی۔ یہ محض کوئی ہدایت اور ارشاد نہیں ہے، گو یہ اگر خدا کی جانب سے ایک عام ہدایت اور ارشاد ہوتا تو بھی کوئی چھوٹی بات نہ تھی۔ مگر یہاں تو بہت بڑی بات کر دی گئی ہے: إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ "اگر تم ہو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے"۔ یہاں تو "جماعتِ مسلمہ" کے وجود ہی کو صاف چیلنج کر ڈالا گیا ہے جو "خدا پر ایمان لانے اور روزِ قیامت اُس کے آگے جوابدہی کا تصور رکھنے" سے جنم پاتا ہے۔ پس یہ تو ہمارے "مسلمان" ہونے اور "مسلمان" رہنے کی شرط ہوئی۔ یہاں تو مسلم جماعت (مسلم معاشرہ و ریاست) کے اُس اصل پائے پر انگلی دھر دی گئی ہے جس کو گرا دینے سے جماعت کا وجود ہی دھڑام سے گر جاتا اور نرا لغو اور کالعدم ہو کر رہ جاتا ہے۔ لہٰذا خدائے مالک الملک کے آگے ان سب ہستیوں کی وہ حیثیت ختم کرانا جو تھیوکریٹک یا ڈیموکریٹک معیارات کے دم سے ان ہستیوں کو حاصل رہی ہے، اور جن کی درآمد کی ہمارے یہاں بھی سر توڑ کوشش ہوتی رہی ہے... ان سب 'پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اٹھانا' اس تمام تر 'دیوِ استبدادِ جمہوری' کو اپنے یہاں سے بے دخل کروانا؛ اور ابن آدم کو اُسی "بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ" کی صورت خدائے ذوالجلال کے آگے سجدہ کروانا... یہ ہمارے دستور کا، اور ہمارے ایمان اور بندگی اور ہمارے توحید و تعظیمِ خداوندی کا مرکزی ترین نقطہ ہو گا؛ اور یہ وہ دلنشین حقیقت، اور فی زمانہ توحید کا وہ سنہری باب ہے جس

---

1 ابن تیمیہ کے متن میں دیکھئے فصل اول، حاشیہ 8

2 آیت میں پورا جملہ اس طرح ہے: فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ "پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو لوٹاؤ اُسے اللہ اور رسولؐ کی طرف اگر تم ہو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے"

کو ہزار ہا انداز میں دُہرا کر بھی ہمارا جی نہیں بھرے گا۔ یہ موضوعات سو رنگ میں ہمارے معاشرے کے اندر اپنا اظہار کریں تو بھی ہم اسے کم جانیں گے۔ جس طرح ’عوام‘ اور ’عوام کے حقوق‘ اور ’عوام کی ترقی وخوشحالی‘ کی گردان سے ایک ’جمہوری معاشرہ‘ کسی وقت بور نہیں ہوتا اسی طرح ’مقصدِ حیات‘، ’حسابِ اخروی‘، ’إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ‘ ’پرہیزگاری وخداخوفی‘ اور ’خدا کی توحید و تعظیم‘ اور ’اس کے شریکوں کا انکار‘ آسمانی معاشرہ (جماعتِ مسلمہ) کے وہ موضوعات ہوں گے جو کبھی پرانے نہ ہوں گے۔ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ!

آیت میں مذکور اِن کلمات کی تفسیر میں امام ابن کثیر کہتے ہیں:

وَلِهَذَا قَالَ تَعَالَى " إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاَللَّهِ وَالْيَوْم الْآخِر " أَيْ رُدُّوا الْخُصُومَات وَالْجَهَالَات إِلَى كِتَاب اللَّه وَسُنَّة رَسُوله فَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِمَا فِيمَا شَجَرَ بَيْنكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاَللَّهِ وَالْيَوْم الْآخِر فَدَلَّ عَلَى أَنَّ مَنْ لَمْ يَتَحَاكَم فِي مَحَلّ النِّزَاع إِلَى الْكِتَاب وَالسُّنَّة وَلَا يَرْجِع إِلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ فَلَيْسَ مُؤْمِنًا بِاَللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِر

یہ وجہ ہے جو فرمایا: إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔ یعنی سب نزاعات اور سب لاعلمیاں کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کی طرف لوٹا دو، اور جو کچھ تمہارے مابین تصفیہ طلب ہو، اس کا فیصلہ وہاں سے کرواؤ اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ چنانچہ معلوم ہوا جو شخص کسی تصفیہ طلب معاملہ میں کتاب اور سنت کے پاس اپنا فیصلہ لے کر نہیں جاتا، اور کتاب و سنت سے رجوع نہیں کرتا وہ اللہ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھنے والا نہیں ہے۔

ویڈیو دستیاب ہے:

رسالہ **اصول سُنت**

امام احمد کا یہ ایک نہایت مختصر رسالہ ”اصولِ سنت“ پر پائے جانے والے متون میں ایک اہم متن ہے۔ ”**مبادیاتِ دین کورس**“ میں مدیر ایقاظ کے دو سیشنز۔ ویڈیو ریکارڈنگ۔ مع تحریری مواد۔ ایک سی ڈی میں حاصل کریں۔

مطبوعاتِ ایقاظ سے طلب فرمائیں